مسند ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اللھم صل علی سیدنا وسلم

تالیف: قاضی ابوبکر احمد بن علی الاموی المروزی رحمہ اللہ (المتوفی 392ھ)

ترجمہ، تخریج وتشریح: حافظ محمد فہد حفظہ اللہ — نظرثانی: پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر حفظہ اللہ

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ
پبلیکیشنز لاہور

AREEHA تقریظ

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، وبعد!

اللہ تعالیٰ کے ہم ناتواں بندوں پر بے پناہ احسانات ہیں، جنہیں بجوائے قولہ تعالیٰ: ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ (النحل : 28) احاطۂ شمار میں لانا ہرگز ممکن نہیں، تمام سمندروں کی روشنائیاں اور درختوں کے قلم لکھتے لکھتے ختم ہو جائیں گے، لیکن اللہ رب العزت کی نعم عظیمہ اور آلائے متتالیہ کا شمار مکمل نہیں ہو سکے گا۔

ان احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ اس نے خود ہی ہماری شریعت بنائی اور ہمیں عطا فرمائی، شریعت سازی کا معاملہ ہماری ناقص عقلوں پر نہیں چھوڑا بلکہ خود بنا کر قرآن وحدیث کی صورت میں اپنے نبی برحق، اکرم الخلائق، سید ولد آدم محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے سے مکمل طور پر ہم تک پہنچا دی۔

دوسرا احسان یہ فرمایا کہ اس شریعت مطہرہ کو انتہائی آسان اور سہل رکھا، ﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج : 78) اور "الدين يسر" سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ مزید برآں اس آسان دین پر چلنے کی آسانی بھی بتوفیقہ مرحمت فرما دی، کمافی قولہ تعالیٰ: ﴿فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى﴾ (الليل: 7) ﴿وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى﴾ (الاعلیٰ: 8)

رسول اللہ ﷺ کو منجانب اللہ یہ توفیق بھی مہیا ہوئی کہ آپ اس دنیا فانی سے تشریف لے جانے سے قبل دین کو مکمل طور پر نکھار اور روشن فرما چکے تھے: "تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ ، لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ" رات اور دن کے فرق کی مانند، حق و باطل کے مابین ایک حد فاصل قائم فرما چکے تھے، اس دین میں کوئی خفاء یا غموض و ابہام نہیں ہے، ہر چیز انتہائی نکھری ہوئی موجود ہے۔ فللہ الحمد والمنۃ.

اللہ رب العزت کا ایک احسان عظیم یہ بھی ہے کہ اس نے اس دین کی قیامت تک کے لیے حفاظت کا وعدہ فرمالیا، بلکہ یہ حفاظت اپنے ذمہ لے لی:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر : 9)

ہمیں یقین کامل ہے کہ ہمارا دین قیامت تک محفوظ و متمیز رہے گا، ایسا نکھرا ہوا کہ ملحدین و مبطلین کی سازشوں اور دسیسہ کاریوں سے بالکل پاک اور صاف اور ان کے وارد کردہ مغالطات و شبہات سے قطعی محفوظ و سالم۔

حفاظت دین کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار راستے ہیں، مختلف طاقتوں کی صورت میں ان گنت لشکر ہیں، جن

فہرست

- عرضِ ناشر 19
- تقریظ 21
- مقدمہ 24
- مصنف کے حالاتِ زندگی 43
- سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ 45
- حدیث نمبر 1 تا 3: وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم 55
  - خلیفہ بلافصل 57
  - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملکیتی مال 58
  - خمس اور فے کے مصارف 59
  - انبیاء کی وراثت 59
  - امہات المومنین کا نبی علیہ السلام کی وراثت سے دستبردار ہونا 61
  - سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رضا مندی 61
  - خلفائے راشدین اور مال فے وخمس 61
  - سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ دربار عمر رضی اللہ عنہ میں 62
  - سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت اور بعد کے ادوار 62
- حدیث نمبر 4 تا 5: بیوہ کی عدت 64
  - بیوہ کا نکاح 65
  - ولی کی اجازت کے بغیر نکاح 65
  - مناسب رشتہ کا انتخاب 66
  - ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا باہمی تعلق 67

ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا 68

حدیث نمبر 6: ایمان 71

عافیت 71

معافاۃ 71

سچائی اور نیکی 71

جھوٹ اور برائی 72

ہر سنی گئی بات بیان کرنا 73

دوسروں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا 73

مذاق میں جھوٹ بولنا اور اولاد کے ساتھ جھوٹا وعدہ کرنا 74

حدیث نمبر 7 تا 8: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر 75

ابو طالب کی وفات 77

کلمہ نجات 78

حدیث نمبر 9 تا 11: علم نافع 80

جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں 81

ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عظمت شان 81

وضوء کی فضیلت و اہمیت 82

صلوۃ التوبہ 83

صلوۃ التوبہ کی فضیلت 83

حدیث نمبر 12 تا 13: مؤمن کا مؤمن سے رشتہ 86

حدیث نمبر 14: کلمہ نجات 88

حدیث نمبر 15 تا 16: علم غیب 93

میدان محشر 95

میدان محشر کی ہولناکی 95

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتیں 96

کہا: میں مسیح دجال ہوں عنقریب مجھے کسی وقت ظہور کا حکم ہوگا۔ میں نکلوں گا اور ساری زمین کے ہر شہر کا چالیس روز میں چکر لگاؤں گا سوائے مکہ اور مدینہ کے کیونکہ یہ دونوں شہر مجھ پر حرام کر دیئے گئے ہیں...... الخ۔ ❶

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا .)) ❷

''دجال صرف اسی وقت اپنی قید سے نکلے گا جب اسے شدید غصہ آئے گا۔''

(4) دجال کے ظہور کی جگہ:

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَا اِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَا بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ .)) ❸

''خبردار! دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے۔ بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے، بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔''

مدینہ طیبہ کے مشرقی جانب ایران اور عراق واقع ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان کے ساتھ مدینہ سے مشرق کی جانب واقع حالیہ ایران کے صوبہ خراسان کا نام لے کر وضاحت فرما دی کہ دجال کے ظہور کی جگہ خراسان ہے۔

(6) دجال کے پیروکار:

دجال لوگوں کو راہ راست سے ہٹانے کے لیے مختلف حربے استعمال کرے گا۔ اس کے پاس بہت زیادہ طاقت ہوگی اس کے ساتھ کئی فتنے ہوں گے جس کی وجہ سے اس کے پیروکار بہت زیادہ ہوں گے۔ احادیث کی روشنی میں اس کے پیروکار درج ذیل قسم کے لوگ ہوں گے:

(i) وہ لوگ جن کے چہرے کشادہ، گول ہوں گے۔ ان کے چہروں کی کھال موٹی ہوگی اور ان پر گوشت زیادہ ہوگا۔ ان لوگوں کے چہروں کو منڈھی ہوئی ڈھالوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعداد ستر ہزار بتائی۔ ❹

---

❶ صحيح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، باب قصة الجساسة : 2942 .

❷ صحيح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر ابن صياد : 2932 .

❸ صحيح مسلم، الفتن وأشراط الساعة، باب قصة الجساسة : 2942 .

❹ مسند احمد: 14/ 165، رقم الحديث : 8454 .

تھا اپنے وراثتی حصہ کا مطالبہ کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم انبیاء وراثت نہیں چھوڑتے ہمارا سب ترکہ (لوگوں کے لیے) صدقہ ہے۔''

شرح الحدیث تفصیلی فوائد کے لیے دیکھئے حدیث نمبر 1، 2، 3۔

[36]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا نُورَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ .

تخریج الحدیث صحیح بخاری، کتاب الفرائض، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "لا نورث ما ترکنا صدقۃ": 6725، 6726، صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا فهو صدقة: 1758.

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم انبیاء وراثت نہیں چھوڑتے ہمارا سب ترکہ (لوگوں کے لیے) صدقہ ہے۔''

[37]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، رضی اللہ عنہا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ لَمَّا تُوُفِّيَ بُكِيَ عَلَيْهِ قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى الرِّجَالِ فَقَالَ: إِنِّي اعْتَذِرُ إِلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِ أُولَاءِ ، إِنَّهُنَّ حَدِيثَاتُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُنْضَحُ عَلَيْهِ الْحَمِيمُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ .

تخریج الحدیث اسناده ضعيفٌ جداً، محمد بن الحسن بن زبالة المخزومي المدني ضعيفٌ، ضعفه أبو زرعة و أبو حاتم و مسلم، وكذبه غير واحد، مسند أبي يعلى: 1/ 47 (47).

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، جب عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما وفات پا گئے تو ان پر عورتیں رونے لگیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مردوں کے پاس آئے اور ان سے کہا، میں ان کی طرف سے تم سے معذرت چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے ابھی ابھی زمانہ جاہلیت کو چھوڑا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''مرنے والے پر زندوں کے رونے کی وجہ سے جہنم کی آگ کو بھڑکایا جاتا ہے۔''